# زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے 09 مارچ 2026ء کی صبح گیارہ بجے کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

**شرکا**

| | |
|---|---|
| جناب جمیل احمد | چیئرپرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک |
| جناب سلیم اللہ | ڈپٹی گورنر |
| جناب محمد امین خان لودھی | ڈپٹی گورنر |
| ڈاکٹر عنایت حسین | ایگزیکٹو ڈائریکٹر |
| جناب فواد انور | ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ |
| جناب نجف یاور خان | ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ |
| جناب محمد علی لطیف | ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ |
| ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین | بیرونی رکن |
| ڈاکٹر حاند مختار | بیرونی رکن |
| ڈاکٹر نوید حامد | بیرونی رکن |
| جناب فیاض الرحمنٰ | کارپوریٹ سیکریٹری |

**موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 26ء کے امکانات**

1۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 26 جنوری 2026ء کو منعقدہ اجلاس کے بعد ہونے والی عالمی اور ملکی معاشی پیش رفتوں کے متعلق آگاہ کیا۔ کمیٹی کو بیس لائن پیش گوئیوں میں استعمال کیے گئے اہم مفروضات سمیت کلیدی معاشی اظہاریوں کے ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزے اور تجزیے پیش کیے گئے۔

2۔ عالمی رجحانات اور پیش رفت پر گفتگو کرتے ہوئے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کو آگاہ کیا کہ مشرقِ وسطیٰ میں کشیدگی کے آغاز کے بعد معاشی منظر نامہ غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہوگیا ہے۔ جغرافیائی وسیاسی کشیدگی میں اضافے کے باعث بین الاقوامی توانائی کی قیمتوں کے ساتھ مال برداری اور بیمہ اخراجات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ ایم پی سی اجلاس کے بعد سے 6 مارچ 2026ء تک عالمی تیل اور ایل این جی کی قیمتوں میں بالترتیب تقریباً 28.1 فیصد اور 38 فیصد اضافہ ہوچکا ہے، جو رسد کے خدشات اور خطے کے جہاز رانی کے راستوں میں خلل کی عکاسی کرتا ہے۔ مذکورہ حالات کے نتیجے میں کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد ملک کے تناسبات تجارت میں بگاڑ آیا ہے۔ مزید برآں، مال برداری کی لاگت میں تیزی سے اضافے سے رسدی زنجیر پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ اسی دوران عالمی تجارتی پالیسی سے متعلق بے یقینی بلند سطح پر برقرار رہی، خاص طور پر امریکی سپریم کورٹ کے ٹیرف ختم کرنے کے فیصلے اور بعد ازاں امریکی انتظامیہ کی جانب سے 10 فیصد عالمی ٹیرف دوبارہ نافذ کرنے کے اعلانات عالمی تجارتی بہاؤ پر اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔ دیگر ممالک کی زری پالیسی کے حوالے سے اسٹاف نے آگاہ کیا کہ بیشتر مرکزی بینکوں نے حالیہ اجلاسوں میں پالیسی ریٹس کو برقرار رکھا ہے، حتیٰ کہ تنازع کے آغاز سے پہلے بھی، جبکہ ترقی یافتہ معیشتوں میں شرح سود کے مستقبل کے راستے سے متعلق توقعات میں گذشتہ ایم پی سی اجلاس کے بعد سے معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اسٹاف نے تیل کی مختلف قیمتوں کے ممکنہ منظر ناموں کے بارے میں بھی زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا، جو مشرقِ وسطیٰ میں تنازع کی شدت اور دورانیے سے متعلق مختلف مفروضوں پر مبنی تھے۔

3۔ بیرونی شعبے پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے آگاہ کیا کہ جنوری 2026ء میں جاری کھاتے میں سرپلس درج کیا گیا، جس سے جولائی تا جنوری مالی سال 26ء کے دوران جاری کھاتے کے مجموعی خسارے کو تقریباً 1.1 ارب ڈالر تک محدود رکھنے میں مدد ملی۔ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر کی آمد بدستور مضبوط ہے، اور اس سے تجارتی خسارے کے ایک بڑے حصے کو پورا کیا گیا۔ بیرونی سرمایہ کاری رقوم کی آمد میں معمولی اضافہ ہوا، جبکہ سرکاری رقوم کی آمد جنوری 2026ء میں خالص بنیاد پر منفی رہیں۔ مجموعی طور پر جاری کھاتے کے سرپلس نے اسٹیٹ بینک کو خریداری کے ذریعے اپنے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے کا موقع فراہم کیا۔ منظرنامے پر گفتگو کرتے ہوئے اسٹاف نے نشاندہی کی کہ جاری جغرافیائی و سیاسی صورت حال بیرونی شعبے کے امکانات کو مختلف ذرائع سے متاثر کرسکتی ہے۔ خصوصاً، عالمی سطح پر تیل کے نرخوں اور مال برداری اخراجات میں اضافے سے توانائی کی درآمدی لاگت بڑھنے اور خدمات کھاتے کے خسارے میں بگاڑ آسکتا ہے، جبکہ علاقائی تجارتی راستوں میں خلل کے باعث برآمدات پر بھی کچھ دباؤ آسکتا ہے۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ مالی سال 2026ء کے دوران ترسیلاتِ زر مستحکم رہنے کی توقع ہے، اور عید سے متعلق موسمی عوامل کے باعث ان میں اضافہ متوقع ہے۔ اسٹاف کے جائزے کے مطابق ابھرتے ہوئے چیلنجوں کے باوجود بیس لائن منظرنامے کے تحت مالی سال 26ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے صفر تا ایک فیصد کی پہلے سے متوقع حد میں رہنے کا امکان ہے۔ اس جائزے کے پیشِ نظر اور متوقع سرکاری مالی رقوم کے موصول ہونے سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر جون 2026ء تک 18 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ آخر میں، اسٹاف نے تیل کی قیمتوں کے مختلف منظرناموں کے تحت جاری کھاتے اور زرمبادلہ کے ذخائر کی پیش گوئیوں سے بھی ایم پی سی کو آگاہ کیا۔

4۔ مہنگائی سے متعلق پیش رفت پر اسٹاف نے بتایا کہ عمومی لائن مہنگائی جنوری میں بڑھ کر 5.8 فیصد اور فروری 2026ء میں مزید بڑھ کر تقریباً 7 فیصد تک پہنچ گئی، جس کی بڑی وجہ پست اساسی اثر اور بجلی کے چارجز میں ردوبدل ہے۔ اسٹاف نے وضاحت کی کہ قوزی مہنگائی نسبتاً بلند سطح پر برقرار ہے۔ تبادلہ خیال میں توقع ظاہر کی گئی کہ مہنگائی گذشتہ اندازے سے کچھ تیز رفتاری سے بڑھے گی، جس کی بنیادی وجہ جنگ کے باعث توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے علاوہ باربرداری اور بیمہ اخراجات میں اضافہ اور بجلی کے نرخوں کا پست اساسی اثر ہے۔ تاہم، توقع ہے کہ اہم غذائی اشیا کی رسد میں بہتری اور ربیع کی فصل کے بہتر امکانات کے ذریعے کچھ دباؤ جزوی طور پر کم ہو جائے گا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ مالی سال 26ء کے باقی مہینوں میں مہنگائی 7 فیصد سے زیادہ رہنے کی توقع ہے؛ تاہم یہ منظرنامہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، توانائی کے ملکی نرخوں میں غیر متوقع تبدیلیوں اور جغرافیائی و سیاسی پیش رفت سے بننے والی غیر یقینی صورتحال پر منحصر ہے۔

5۔ اسٹاف نے حقیقی شعبے میں پیش رفت کی تفصیلات بیان کیں، جس میں سیٹلائٹ سے لی گئی تصاویر اور روایتی اقتصادی اظہاریے دونوں استعمال کیے گئے۔ اسٹاف نے یہ بات اجاگر کی کہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران اقتصادی سرگرمیاں مستحکم ہوئیں، جبکہ سیٹلائٹ سے موصولہ ڈیٹا اور بلند تعدد کے دیگر اظہاریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقتصادی تحرک جنوری 2026ء میں بھی بڑھتا رہا۔ خاص طور پر، گیس کے اخراج اور شبینہ روشنیوں میں مضبوط نمو ہوئی۔ گاڑیوں کی فروخت، سیمنٹ کی داخلی فراہمی، بجلی کی پیداوار، اور پٹرولیم مصنوعات کی فروخت (ماسوائے فرنس آئل) جیسے بلند تعدد کے اظہاریوں میں جولائی تا جنوری مالی سال 26ء کے دوران زیادہ نمو ہوئی، جو ملکی طلب اور صنعتی سرگرمی میں پائیدار بحالی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بھی قابلِ ذکر 4.8 فیصد نمو ہوئی۔ یہ اضافہ بڑی حد تک اہم صنعتوں کی مضبوط کارکردگی کے باعث ہوا، جن میں گاڑیاں، کپڑے، پٹرولیم مصنوعات، اور سیمنٹ شامل ہیں۔ شعبہ جاتی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے 22 شعبوں میں سے 14 نے ششماہی کے دوران مثبت نمو درج ہوئی، جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 10 شعبوں میں مثبت نمو ہوئی تھی۔ اس ظاہر ہوتا ہے کہ صنعتی سرگرمیوں کی بحالی گذشتہ سال کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ وسیع بنیاد پر ہوئی۔

6۔ اقتصادی نمو کے منظرنامے کے حوالے سے اسٹاف نے بتایا کہ ربیع کی فصلوں کے لیے بوائی کے حالات بڑی حد تک موزوں رہے ہیں۔ خاص طور پر، وفاقی کمیٹی برائے زراعت کا گندم کی بوائی کا طے شدہ ہدف بڑی حد تک پورا ہو چکا ہے، جو مالی سال 26ء میں زرعی پیداوار کے لیے خوش آئند ہے۔ مزید برآں، توقع ہے کہ حالیہ پالیسی اور ضوابطی اقدامات صنعتی سرگرمیوں کو اضافی مدد دیں گے۔ ان میں مطلوبہ نقد محفوظ (سی آر آر) میں کمی، بینکوں کی طرف سے برآمد کنندگان کو قرضوں پر دیا جانے والا کم مارک اپ ریٹ، اور صنعتی شعبے کے لیے توانائی کے نرخوں میں کمی شامل ہیں۔ مجموعی طور پر امکان ہے کہ یہ اقدامات سیالیت کے حالات کو بہتر کریں گے، پیداواری لاگت کم کریں

گے، اور اشیا سازی کا منظر نامہ مضبوط بنائیں گے۔ اس کے علاوہ، اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں متوقع توسیع سے خدمات کے شعبے پر مثبت ضمنی اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے، خاص طور پر تھوک اور خردہ فروش تجارت، نیز نقل وحمل اور ذخیرہ گاہوں پر۔ ان تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی کو توقع ہے کہ مالی سال 26ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کی نمو سابقہ پیش گوئی یعنی 3.75 تا 4.75 فیصد برقرار رہے گی۔ تاہم، اسٹاف نے آگاہ کیا کہ یہ منظر نامہ خاص طور پر مشرق وسطیٰ میں ارتقا پذیر جغرافیائی وسیاسی حالات اور ملکی اقتصادی سرگرمیوں پر ان کے منفی اثرات سے منسلک قابل ذکر خطرات پر منحصر ہے۔

7۔ اسٹاف نے آگاہ کیا کہ مالیاتی یکجائی برقرار رہی کیونکہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی مالیاتی توازن مثبت ہو کر جی ڈی پی کا 0.4 فیصد ہو گیا، جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں یہ منفی 1.4 فیصد تھا۔ جولائی تا فروری مالی سال 26ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں 10.6 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے 25.9 فیصد اضافے کے مقابلے میں خاصا کم ہے اور نظر ثانی شدہ ہدف کے حصول کے لیے درکار رفتار سے بھی کم ہے۔ مزید یہ بتایا گیا کہ مشرق وسطیٰ میں جغرافیائی وسیاسی کشیدگی نے مالی نظم ونسق کو مزید دشوار بنا دیا ہے۔ اس تناظر میں، کمیٹی نے بالخصوص ٹیکس اساس کو وسعت دینے اور ساختی اصلاحات کے نفاذ کے ذریعے مالیاتی یکجائی کی رفتار کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا، تاکہ معاشی استحکام اور پائیدار اقتصادی ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔

8۔ زری مجموعوں کے حوالے سے، اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ زرِ وسیع (ایم ٹو) کی نمو 20 فروری 2026ء تک معمولی کمی سے 16.0 فیصد سال بسال رہ گئی۔ یہ کمی بنیادی طور پر خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں کمی کے باعث ہوئی، جو خالص میزانیہ قرض گیری کی سست رفتار نمو کی عکاس ہے۔ واجبات کے لحاظ سے، گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے برعکس صورتِ حال دیکھنے میں آئی، جہاں موسمی عوامل کے باعث ڈپازٹس میں کمی ریکارڈ ہوئی، جبکہ زیرِ گردش کرنسی میں معمولی اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں کرنسی تا ڈپازٹ کے تناسب میں اضافہ ہوا۔ اسی مدت کے دوران زرِ محفوظ کی نمو معتدل رہی، جس میں خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) کا زیادہ حصہ شامل رہا، جو زرِ مبادلہ کے ذخائر میں اضافے اور باز قدر پیمائی فوائد کی عکاسی کرتا ہے۔

9۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ نجی شعبے کے قرضوں کی سال بسال نمو میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد 11.4 فیصد اضافہ ہوا، جو مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں اے ڈی آر ٹیکس کے اثرات کے خاتمے کے بعد سامنے آیا۔ مزید برآں، نجی شعبے کے قرضوں کے مجموعی ہفتہ وار بہاؤ میں نمایاں بہتری آئی اور یہ پانچ سالہ اوسط سے دوگنا سے بھی زیادہ ہو گیا۔ مطلق اعداد وشمار کے لحاظ سے، 20 فروری 2026ء تک مجموعی قرضوں کا حجم 789.7 ارب روپے رہا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 664.9 ارب روپے تھا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ ٹیکسٹائل، تھوک اور خردہ تجارت، اور کیمیکلز کے شعبوں میں معین سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے قرضے تھے۔ صارفین کی مالکاری میں بھی اضافہ جاری رہا، خصوصاً گاڑیوں کے قرضوں میں، جبکہ مکاناتی قرضوں میں معمولی اضافہ دکھائی دیا۔

## ماڈل پر مبنی جائزہ

10۔ اسٹاف نے پالیسی ریٹ کی موجودہ شرح کو برقرار رکھنے کے مفروضے کے تحت ماڈل پر مبنی مہنگائی کے تخمینے پیش کیے۔ اس بنیادی منظر نامے کے مطابق قریبی مدت میں مہنگائی میں اضافہ متوقع ہے، جس کے بعد درمیانی مدت میں بتدریج کمی آئے گی۔ گذشتہ ایم پی سی اجلاس میں پیش کردہ تخمینوں کے مقابلے میں، اسٹاف نے آگاہ کیا کہ مہنگائی کی پیش گوئیوں میں اضافے کے حوالے سے نظر ثانی کی گئی ہے، جس کی بنیادی وجہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری تنازع کے باعث تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ اسٹاف نے متبادل منظر ناموں پر بھی تبادلہ خیال کیا، جن میں مشرقِ وسطیٰ میں جاری تنازع کے دورانیے اور شدت سے متعلق مختلف مفروضوں کی بنیاد پر تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی مختلف شرحوں کو مدنظر رکھا گیا۔

## مالی منڈیاں اور ذخائر کا انتظام

11۔ زری پالیسی کے نفاذ کے حوالے سے، اسٹاف نے رپورٹ کیا کہ زیر جائزہ مدت میں شبینہ ریپوریٹ اوسطاً 10.70 فیصد رہا، جو 10.5 فیصد کے پالیسی ریٹ سے 20 بیسز پوائنٹس زیادہ تھا۔ اسٹیٹ بینک کی اوسط سیالی اعانت، جو زیادہ تر روایتی بینکوں تک محدود تھی، زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ جائزہ مدت میں 13.78 ٹریلین روپے سے بڑھ کر موجودہ جائزہ مدت میں 14.17 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی، جو سیالیت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی عکاس ہے۔

12۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھنے کے فیصلے کے بعد، ثانوی مارکیٹ کی یافتیں، جو زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس سے پہلے کم ہوئی تھیں، مختلف مدات میں 67 سے 106 بی پی ایس کی حد میں بڑھ گئی جبکہ طویل مدات کے لیے زیادہ اضافہ ہوا۔ ثانوی مارکیٹ کی یافتوں کے مطابق، ابتدائی نیلامیوں میں قطع شرحوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اسٹاف نے بتایا کہ مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) میں خالص واپسی ہوئی ہے کیونکہ حکومت نے زیرِ جائزہ مدت میں جو مجموعی رقم قبول کی وہ عرصیت کی تکمیل کی رقم اور مشترکہ ہدف سے کم تھی۔

13۔ اسٹاف نے بتایا کہ حکومت نے طویل مدتی معین شرح پی آئی بیز میں بلند رقوم قبول کرنا جاری رکھا جبکہ متغیر شرح پی آئی بیز میں اپنی قبولیت میں کمی کرتی رہی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ تقریباً 53 فیصد سرکاری تمسکات کی قرضہ عرصیت تین سال سے زیادہ ہے، جو دو سال قبل 41 فیصد تھی، اس سے قرضے کے عرصیتی خاکے میں نمایاں بہتری کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسٹاف نے بتایا کہ بلند میزانی ضروریات (budgetary needs) کے باعث سرکاری تمسکات کے واجب الادا اسٹاک میں بدستور اضافہ ہوتا رہا۔

14۔ اسٹاف نے کمیٹی کو مطلع کیا کہ ریاستی یافتوں کا رجحان معکوس ہوگیا ہے اور مشرقِ وسطیٰ میں ہونے والی پیش رفتوں کی وجہ سے ان میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے نشانیہ یافتوں (10 سالہ ڈالر بانڈ) میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے۔

15۔ زرمبادلہ مارکیٹ میں، زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 0.2 فیصد بڑھ گئی جبکہ اسی عرصے دوران اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں 2.2 فیصد اضافہ ہوا۔

## زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سرویز کے نتائج

16۔ اسٹاف نے عمومی معاشی منظرنامے سے متعلق اکنامک ایجنٹس نیٹ ورک (EAN) کا جائزہ پیش کیا۔ اسٹاف نے آگاہ کیا کہ زیادہ تر سرویز مشرقِ وسطیٰ میں تنازع بڑھنے سے قبل کیے گئے تھے۔ اسٹاف کے مطابق، مال برداری کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے جبکہ قابلِ تجارت اشیا کی ترسیل کا وقت متبادل اور طویل تجارتی راستوں کے استعمال کے باعث بڑھنے کی توقع ہے۔ اگرچہ صورت حال اب بھی ارتقائی مرحلے میں ہے، تاہم تنازع سے قبل زرعی شعبے کا جائزہ مجموعی طور پر مثبت تھا۔ کاشت کاروں نے گندم، گنے اور مکئی کی پیداوار کے حوالے سے بہتر توقعات کا اظہار کیا تھا، جبکہ برآمدات میں سست روی کے باعث تلف پذیر اشیا کی قیمتیں قابو میں رہیں۔ مشرقِ وسطیٰ کے حالیہ تنازعے کے پیداواری شعبے پر ممکنہ اثرات میں ٹرانسپورٹ اور توانائی کے اخراجات میں اضافہ شامل ہے، جبکہ تعمیراتی شعبے میں سیمنٹ کے خام مال، بشمول کوئلے کی قیمت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

17۔ اسٹاف نے کمیٹی کو فروری 2026ء میں کیے گئے مختلف اسٹیٹ بینک سرویز کے نتائج سے آگاہ کیا، جن میں مشرقِ وسطیٰ کے تنازعے اور اس کے نتیجے میں حکومت کی جانب سے اعلان کردہ ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات شامل نہیں تھے۔ صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی سے متعلق توقعات مستحکم رہیں جبکہ ان کا اعتماد بہتر ہوا۔ یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ تنازعے سے قبل پرچیزنگ منیجرز انڈیکس میں وسیع البنیاد اضافہ دیکھنے میں آیا، جبکہ فروری 2026ء میں استعداد سے استفادے کی سطح اپنی طویل مدتی اوسط کے قریب رہی۔

18۔ عملے نے پیشہ ور فورکاسٹرز کے سروے کے نتائج بھی پیش کیے، جو تنازع سے قبل اور بعد کے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کیے گئے تھے۔ فورکاسٹرز نے تنازعے کے بعد کے منظرنامے میں مہنگائی کے تخمینوں میں معمولی اضافہ جبکہ معاشی نمو کے تخمینوں میں کمی کی۔ بیشتر فورکاسٹرز نے صورتِ حال کو ارتقا پذیر قرار دیا۔

## زری پالیسی پر غور وخوض اور فیصلے کا ووٹ

19۔ زری پالیسی کمیٹی نے 10 میں سے 8 اراکین کے اکثریتی ووٹ سے پالیسی ریٹ کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ دو اراکین نے پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

## فیصلے:

- پالیسی ریٹ برقرار رکھا جاتا ہے ۔
- زری پالیسی بیان — مارچ 2026ء منظور کیا جاتا ہے ۔